M.A.LIBRARY, A.M.U.
U62986

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۤءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

استفتا

مع جواب در جواز مولود شریف

مرتبہ و مؤلفہ

عالم الحمی فاضل لوذعی ۔ جامع کمالات صوری و معنوی جناب مولانا سید شاہ
حسن میاں صاحب دامت فیوضہ ۔ خلف الرشید واقف نکات تصوف و اسرار
خفی و جلی حضرت مولانا سید سلیمان شاہ صاحب جاذق ❊ ❊ ❊
❊ ❊ ❊ پھلواری شریف ضلع پٹنہ

سنہ ۱۳۲۳ ہجری

نامی مطبع نیر اعظم مرادآباد میں ایس ابن علی مہتمم کے اہتمام سے طبع ہوا

اوّل مرتبہ ایکہزار جلد ۔ نمبر ۲۷ ۔ ار سنہ ۱۹۰۶ء ۔ قیمت فی جلد ۲؍

CHECKED 2002
URDU STACKS
٦٢٩٨٦
AZAD LIBRARY ALIGARH
٧٩٤
١٣٤٢

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

مولود شریف کے متعلق استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اس ہیئت کذائی سے مولود شریف کرتا ہے جیسا کہ فی زماننا عوام میں ہوتا ہے یعنی ذکر مولود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے ہیں اور اوس مجلس میں شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ پھول و ہار و عود وغیرہ لاتے و جلاتے ہیں۔ اور قیام وقت ذکر ولادت کرتے ہیں۔ و دن و ماہ و تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ اس کا جواز قرآن و حدیث و قول و فعل صحابہ و قول و فعل بزرگان دین سے ثابت کر کے جواب دیں۔ فقط

الجواب

آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر

موجب ہزاران فرحت و سرور و برکت ہے۔ اور صورت مسئولہ میں بھی کوئی امر خلاف شرع۔ اور منافی حکم خدا و رسول اور ناروا نہیں ہے۔ اسلئے مولود شریف بہیأت کذائیہ جائز و درست و مندوب ہے۔ حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مجموعہ فتاوی میں تحریر فرماتے ہیں کہ ثویبہ[1] کنیز ابولہب چون خبر ولادت باسعادت بہ ابولہب رسانید او خوش شدہ آزاد نمود۔ بعد مردنش بخواب دیدند و از حال پرسیدند۔ گفت کہ از روز موت بعذاب گرفتارم لیکن شب ہر دوشنبہ بہ برکت خوشی میلاد شریف تخفیف عذاب است۔ ہرگاہ بفرحت مولد آن سرور ابولہب شقی را تخفیف عذاب شد پس احدی از امت او کہ بمولد او سرور۔ سرور خواہد کرد و حسب مقدرت در محبت آنحضرت خرچ خواہد کرد۔ چگونہ بدرجات علی نہ خواہد رسید قال النبی صلعم من سن فی الاسلام سنة حسنة فلہ اجرہا واجر من عمل بہا کذا قال المحدث ابو الفرج بن الجوزی الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی رح وغیرہما (جلد ۳ صـ ۱۳۲)

---

[1] یعنی ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے جب حضور صلعم کی ولادت کی خبر ابولہب کو دی تو وہ خوش ہوکر اوسے آزاد کردیا۔ اسکی مرنیکے بعد لوگوں نے خواب میں حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کی ولادت کی خوشی کی برکت سے ہر شب دوشنبہ کو عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ تو جب ابولہب کو تخفیف عذاب ہو تو اگر کوئی اونکی امت کا آدمی اونکے میلاد کی خوشیاں منائے۔ اور آپ کی محبت میں حسب مقدرت خرچ کرے۔ تو اوسے کیونکر نہ اجر عظیم ملیگا۔ تمام محدثین ایسا ہی لکھتے ہیں۔ ''

اور دوسری جگہہ بڑی تمہید و اثبات مقدمات کے بعد فرماتے ہیں کہ ذکر مولود شریف ہرگز بدعت ضلالت نہیں دو وجہ سے - ایک یہ کہ ذکر مولود عبارت اس سے ہو کہ بیان کرنیوالا قرآن کی کوئی آیت یا کوئی حدیث پڑھ کر اوس کی شرح میں کچھ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے فضائل معجزات اور زیادہ تر آپ کی ولادت باسعادت کے احوال و خوارق و مثل اون کا ذکر کرے[1] - اور اس کا وجود زمانہ نبوی و زمانہ اصحاب رض میں بھی تھا اگرچہ وہ صحبت و مجلس و محفل مولود کے نام سے مسمی نہ تھی - ماہرین فن حدیث پر مخفی نہیں کہ صحابہ اپنی مجالس میں فضائل نبویہ و کیفیات ولادت احمدیہ بیان فرماتے تھے - اور صحاح میں مروی ہے کہ حضور انور روحی فداہ نے حضرت حسان بن ثابت رض کو مسجد میں منبر پر بٹھایا اور اونہوں نے مدائح نبویہ نظم میں پڑھیں - اور اسپر حضرت نے اونکو دعا دی - اور دیوان حسان کے دیکھنے والوں کو معلوم ہوگا کہ اونکے قصائد میں حضور پر نور کے معجزات - ذکر نسب و کیفیات ولادت وغیرہ موجود ہیں - پس ذکر مولود اور جناب حسان رض کے منبر پر قصیدہ نعتیہ وغیرہ پڑھنے میں کوئی ایسا فرق نہیں معلوم ہوتا - مولود شریف میں بھی ایسا ہی قصاید مدحیہ وغیرہ پڑھتے ہیں

---

[1] اتنا میں ضرور کہونگا کہ ہندوستان سے موجودہ طریقہ ذکر میلاد میں عوام الناس واقعی بہت افراط و تفریط کرتے ہیں - مولود خوان کتاب کہولکے تلاوت کی طرح پڑھ دیتا ہے - غلط اور بعض روایتیں بھی پڑھی جاتی ہیں - لوگ مولود سننے کو جاتے ہیں - لیکن محفل میں گپیں کرتے ہیں - آنحضرت صلعم کا نام نامی لیا جاتا ہے مگر درود و سلام بھی نہیں پڑھتے اور بے تکلفی و بے پروائی سے بیٹھتے ہیں اور ادب و تعظیم کا خیال نہیں کرتے وغیر ذلک - ایسی باتوں سے مسلمانوں کو ضرور پرہیز لازم ہے - ورنہ تو ایسا کرنے والے عذاب کے مستحق ہونگے مولود شریف کے بیان کا طریقہ وہ ہے جسکو مولانا عبدالحی رح نے بیان فرمایا - اور جیسا کہ حرمین میں دستور ہے - والسلام ۱۲ - حسن

صاحبو! بعض بزرگان دین ذکر میلاد خیر البشر کو قرآن پاک کی رو سے ضروری اور لازمی ثابت کرتے ہیں۔ پارہ چہارم میں خداوند عزوجل ارشاد فرماتا ہے لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیہم رسولاً من انفسہم" الایہ یعنی خدا نے مسلمانوں پر بڑا ہی فضل و کرم اور احسان کیا کہ انہیں انہی کا ایک رسول بھیجا الخ۔ اور دوسری جگہ سورہ والضحی میں ارشاد ہوتا ہے "وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ" اور لوگوں سے اپنے پروردگار کے احسان و فضل و کرم کا تذکرہ کرتے رہنا یہ بھی شکر گزاری کا ایک طریقہ ہے۔ اور دوسری جگہ واذکروا نِعمَةَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ کہ ذکر کرو نعمت و فضل الٰہی کا جو تم پر ہے!! اب ان دونوں آیتوں کے ملانے سے حاصل یہ ہوا کہ چونکہ آنحضرت کا اس عالم میں تشریف لانا خدا کی ایک بڑی نعمت ہے۔ اسلئے اسکا تذکرہ کرتے رہنا چاہیے!

اب رہا شیرینی تقسیم کرنا پھول اور ہار وغیرہ لانا۔ اور عود و خوشبو جلانا۔ تو ہماری پاک شریعت میں ان چیزوں کی کوئی ممانعت نہیں بلکہ مٹھائی شیرینی اور طیب خوشبو کو حضور انور صلعم بہت پسند فرماتے تھے۔ اور اس میں کوئی امر خلاف شرع نہیں ہے۔ لہذا یہ ایک عمدہ طریقہ ہے۔ اور کتاب رفع الاوہام میں یوں لکھا ہے کہ "زینت محفل و تقسیم شیرینی کے منع نہ ہونے پر یہ آیت صریح دلیل ہے قل من حرم زینۃ اللّٰہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق" یعنی کہدو کہ کسنے حرام کی خدا کی زینت کو جو نکالی ہے اپنے بندوں کے لئے اور پاکیزہ رزق کو" اس آیت کے عموم الفاظ سے ثابت ہوا کہ محفل و زیبائش اور عمدہ کھانے کی چیز کھانا اور کھلانا کسی وقت میں حرام نہیں ہے لیکن ہر وقت تو کوئی یہ امور کر نہیں سکتا البتہ مواقع و وقت

سرور ہیں کرتے ہیں اور حضرت کے ذکر ولادت و مقام شریف سے بہتر کونسا فرحت و سرور کا موقع ہوگا الخ'' اور اسی کتاب میں ہے کہ ''کہا امام نووی رح کے استاد حافظ ابو شامہ رح نے نعم ما یفعلُ فِی الیَوم الموافق لیوم مولدہٖ صلعم من الصدقات و اظہار الزینۃ والسُّرور فان ذلک مع ما فیہ من الاحسان مشعر بمحبتہ صلعم وتعظیمہ فی قلب فاعل ذلک ویشکر اللہ علی ما من بہ من ایجاد رسول اللہ صلعم'' کہ جو کچھ کیا جاتا ہے تاریخ ولادت صلعم میں صدقات اور زیبائش اور خوشی سے باوجود بھلائی و نیکی کے ایک اور فائدہ ہے کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے دل میں آنحضرت صلعم کی محبت و تعظیم ہے اور یہ کہ وہ اللہ کا شکر کرتا ہے کہ اس نے بہت بڑا احسان فرمایا کہ ایسا رسول میری طرف بھیجا'' اور اسی میں ہے کہ صاحب تفسیر روح البیان نے سورۂ فتح میں لکھا ہے کہ ''ومن تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم عملُ المولد یعنی حضرت کی تعظیم میں داخل ہے یہ بھی کہ آپ کی ولادت باسعادت کا ذکر کیا جائے۔ تحقیق الحق میں ہے کہ علامہ ابن جوزی محدث لکھتے ہیں اور اسی کو علمائے حرمین شریفین نے اپنے فتووں میں نقل کیا ہے کہ ''قد ابسطنا الکلام فی ترغیب مولد النبی قال فلا زال اھل الحرمین الشریفین والمصر والیمن والشام و سایر بلاد العرب من المشرق و المغرب یحتفلون بمجلس مولد النبی ویفرحون الخ'' یعنی ہمیشہ سے اہل حرمین شریفین اور مصر اور یمن اور شام اور کل بلاد عرب کے لوگ مشرق سے مغرب تک محفل میلاد کرتے ہیں۔ اور ماہ ربیع الاول کے آنے کی بڑی ہی خوشی کرتے ہیں الخ''

مسلمانو! یہی حال دن تاریخ ماہ مقرر کرنیکا۔ اور تداعی یعنی لوگوں کو جمع کرنے کا ہے واضح ہو کہ مولود شریف کا یہ طور خاص البتہ قرون ثلثہ میں نہ تھا لیکن یہ طریقہ خیر ہے۔ اس میں کوئی بات موجب گناہ یا خلاف تعلیم اسلام نہیں ہے کیونکہ شریعت میں تداعی کار خیر کیلئے منع نہیں بلکہ ثابت ہے۔ چنانچہ جناب مولانا عبدالحی لکھنوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں "در شرع اجتماع مردم برای فرحت و سرور آمدہ است" و ہمگاہ حضرت بلال رضی عسب امر رسول مختار بکوچہ و بازار اطلاع وعظ و بیان آنحضرت صلعم می کردند۔ لہذا اہل شرع اجازت آن می دہند و این را بدعت مندوبہ می نگارند و فاعلش مثاب و ماجور است" (مجموعہ فتاوی جلد ۳) کہ شرع میں فرحت و سرور کے لئے لوگوں کا جمع کرنا آیا ہے۔ اور کبھی کبھی جناب بلال حضورؐ کے وعظ کی اطلاع تداعی کوچہ و بازار میں کرتے تھے۔ لہذا اہل شرع اسکی اجازت دیتے اور اس کو "بدعت مندوبہ" کہتے اور اس کے فاعل کو مثاب و ماجور سمجھتے ہیں"۔ نیز لوگوں کا اجتماع و تداعی نشر علم کے لئے احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اور میلاد شریف بیان میلاد خیر البشر نشر علم کا ایک فرد ہے۔

مجموعہ فتاوی میں ہے کہ حدیث صحیح میں مروی ہے کہ جب حضور کے مرض موت میں سورہ اذا جاء نازل ہوئی تو حضرت صلعم جمعرات کے دن ممبر پر تشریف لائے۔ بلال رضی نے مدینہ میں تمام منادی کی۔ رسولخدا کی وصیت سننے کے لئے تمام مرد و زن چھوٹے بڑے جمع ہوتے۔ آپ کو جو فرمانا تھا فرمایا۔ اس حدیث سے اجتماع مردم اور تقرر یوم بھی ثابت ہوا۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی نے اپنے وعظ کے لئے جمعرات کا دن مقرر

کیا تھا اور ہر پنجشنبہ کو وعظ فرماتے تھے ۔

رہا قیام کا مسئلہ ۔ تو قیام کو کوئی فرض و لازمی ۔ اور اس کے تارک کو مستحق عذاب نہیں کہتا ہے لیکن بزرگان دین نے یہ ایک ادب رکھا ہے ۔ علمائے حرمین شریفین کا معمول ہے کہ جب ولادت کا ذکر آتا ہے تو ذوق و شوق میں کھڑے ہو جاتے ۔ اور حضور روحی فداہ پر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں ۔ اور اس میں کوئی حرج شرعی یا گناہ ۔ یا اسکی کہیں ممانعت نہیں ہے ۔ نہ یہ معاذ اللہ شرک و کفر ہے ۔ امام برزنجی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ مولد میں فرماتے ہیں وقد استحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف ائمۃ ذو روایۃ الخ کہ حضور کے ولادت کے ذکر کے وقت قیام کو بڑے بڑے ائمہ ذو روایت نے مستحسن کہا ہے" کذا فی مجموعۃ الفتوے و تحقیق الحق و دافع الاوہام ۔ اور کتاب تحقیق الحق میں ہے کہ "حضرت امام زینیؒ تحریر فرماتے ہیں استحسن العلماء القیام عند ذکر الولادۃ وقال العلماء الحنبلیۃ عند ذکر الولادۃ صلعم القیام واجب الخ" یعنی علمائے حنبلیہ نے قیام کو واجب کہا ہے اور یہ جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ خاص کر اسی وقت جبکہ ولادت کا ذکر ہوتا ہے تم کیوں کھڑے ہوتے ہو ۔ شروع سے آخر تک یا جب جب نام نامی لیا جائے کیوں نہیں کھڑے ہوتے تو صاحب دافع الاوہام لکھتے ہیں کہ "جواب اسکا یہ ہے کہ قیام کرنا ہمارا خاص اس موقع میں اس مناسبت سے ہے کہ ولادت کے معنی یہ ہیں کہ آپ اس عالم میں تشریف لائے ۔ اور تشریف آوری کی تعظیم کو شرعاً مناسبت ہے قیام سے ۔ اور ہر دفعہ کے نام لینے میں یہ مناسبت نہیں ۔ دوسرے یہ کہ آپ کا پیدا ہونا رحمت عام ہے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن

(ہمنے تمکو تمام عالم کے لیے رحمت بنا کر بہیجا ہے) اور رحمت و فضل الٰہی پر فرحت و سرور کرنا ثابت ہے "قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذٰلک فلیفرحوا" (کہدو کہ خدا کے فضل و رحمت کے ساتھ (مومنین) فرحت و سرور کریں)، پس یہ ذکر بشارت رسان (ولادت شریف) کا بیان سنکر اظہار فرحت و سرور کے لئے قیام کرنا اور بات ہے اور خواہی نخواہی جا بجا کھڑا ہونا اور بات ہے یہی وجہ ہے کہ جسوقت کوئی شخص روایت میلاد کو بطور کتب تواریخ مطالعہ کرے یا دوسرے کو تعلیم دے۔ یا بطریق اخبار خوانی پڑھ کر سناوے وغیرہ ان صورتوں میں قیام کا دستور نہیں اسلئے کہ یہاں ذاکر و سامع کا مقصد صرف اطلاع حال ہے نہ اظہار مسرت و سرور اور جلسہ میلاد شریف کا مقصود فرحت و سرور و شکر و منت الٰہی کا اظہار ہے۔ الخ""

اور حضرات اہل کشف و شہود قیام کی وجہ کچھ اور ہی بیان فرماتے ہیں۔ اور اپنی جگہہ پر وہ بھی بہت درست ہے لیکن عوام کو اس سے سروکار نہیں۔ اون حضرات کو کبھی کبھی ایک اور ہی لذت پیدا ہوتی ہے۔ من ذاق ذاق حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہیں " مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں۔ اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں "

المختصر مولود شریف کا یہ طریقہ کہ دن و تاریخ و ماہ مقرر کرتے۔ لوگوں کو جمع کرتے خوشبو جلاتے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فضائل و معجزات و احوال و کیفیات ولادت با سعادت (دیگر صحیح صحیح روایات سے) بیان کیجاتی ہیں۔ اور وقت ذکر ولادت کے قیام کرتے ہیں۔ (دیگر رسول خدا صلعم کو اسوقت حاضر ناظر نہیں جانتے) اور حاضرین

مین شیرینی تقسیم ہوتی ہو بیشک درست و طریقہ پسندیدہ و مستحسن ہے۔ تمام اکابر سلف۔ بزرگان دین۔ علماء صوفیہ محدثین مثل علامہ ۱ امام ابوالخیر ۲ سخاوی۔ علامہ ابن الحاج ۳۔ علامہ جوزی ۴ امام جلال الدین ۵ سیوطی۔ امام نووی ۶۔ علامہ حافظ ابوشامہ ۷۔ امام شمس الدین ۸ صاحب حصن حصین۔ شیخ ابن حجر ۹ عسقلانی۔ ملا علی قاری ۱۰۔ امام قسطلانی ۱۱۔ امام ابوسعید ۱۲ اربلی امام برزنجی ۱۳۔ ابوزرعہ عراقی ۱۴۔ صاحب مجمع البحار ۱۵۔ حافظ عماد ابن کثیر ۱۶۔ علامہ اسمعیل افندی ۱۷ شیخ المشایخ ۱۸ علامہ عمر موصلی۔ شیخ الائمہ ۱۹ ابو محمد بن عبدالعزیز بن عبدالسلام ملقب بہ سلطان العلماء۔ حضرت ۲۰ شاہ ولی اللہ۔ حضرت ۲۱ شیخ عبدالحق۔ علامہ ۲۲ ابن جوزی۔ علامہ ۲۳ برہان الدین حلبی۔ علامہ ۲۴ محمد بن یوسف شامی۔ امام ۲۵ قرطبی۔ ابن حجر ۲۶ ہیتمی۔ علامہ ۲۷ ابوجعفر کتانی دمشقی حنفی۔ مولانا شاہ ۲۸ عبدالعزیز۔ مولانا ۲۹ عبدالحی۔ حضرت ۳۰ حاجی امداد اللہ صاحب وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اور تمام علمائے مصر و شام روم و اندلس۔ اور علمائے حرمین شریفین مولود شریف کے قائل و فاعل ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کئی مہینے ہوئے کہ اہل حدیث امرتسر میں بھی استفتاء مع جواب شائع ہوا تھا جس میں لکھا جاتا ہے کہ آنحضرت کے احوال صرف ولادت ہی نہیں۔ معراج۔ ہجرت۔ معجزات وغیرہ سب آنحضرت صلعم کے احوال ہیں۔ انہیں سے صرف تذکرہ ولادت کو کیا خصوصیت ہے کہ اس کا نام مجلس خاص ہوئی ہے الخ۔ واضح ہو کہ حضور اقدس صلعم کے جتنے احوال ہیں سب کا ہم مسلمان بیان کرتے ہیں۔ اور مولود شریف میں بھی حضرت کے بعض دیگر احوال بیان کئے جاتے ہیں۔ اور مولود شریف میں سوائے ذکر نبوی صلعم کے ہرگز اور کوئی خصوصیت ملحوظ نہیں

(جیسا کہ جواب مین کہا گیا ہے) یہ جو اعتراض کیا گیا ہے کہ "اس کا نام مولود شریف" ہی کیون رکھا گیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ گو اس محفل مین آنحضرت کے معجزات ۔ فضائل وغیرہ کا بیان ہوتا ہے ۔ لیکن زیادہ تر اس مجلس مین ولادت باسعادت ہی کا ذکر ہوتا ہے ۔ ولادت باسعادت کا خاصکر ذکر و بیان اسلئے کیا جاتا ہے کہ یہ خداوند کی ہم پر بہت بڑی نعمت اور بڑا فضل و احسان ہے ۔ اور یہی (ولادت باسعادت) ہماری تمام خیر و برکت کا باعث ہے پھر اسکا ذکر اور اس ذریعہ سے ہم خدا کا شکر کیون نہ کرین ۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اسکا ثبوت ہرگز شریعت مین نہین ۔ اور جسکا ثبوت شریعت مین نہین وہ محدث و بدعت ہے اور جو بدعت ہے وہ ضلالت و گمراہی ہے ۔ کل بدعۃ ضلالۃ الخ

حضرات! محدث اوس امر کو کہتے ہین کہ جس کا وجود نہ آنحضرت صلعم کے زمانہ مین ہو نہ صحابہ اور نہ تابعین کے، زمانون (قرون ثلثہ) مین اور نہ کتاب و سنت و اجماع و قیاس (ادلۂ اربعہ) سے اسکی کوئی اصل ثابت ہو ۔ علامہ سید شریف نے حواشی مشکوٰۃ شرح حدیث من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد مین فرماتے ہین "المعنی ان من احدث فی الاسلام رأیا لم یکن لہ من الکتاب والسنۃ سند ظاہر او خفی ملفوظ او مستنبط فہو مردود علیہ یعنی اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی اسلام مین کوئی نئی بات پیدا کرے جسکی کوئی سند کھلی یا پوشیدہ ۔ ملفوظ (یعنی صریحاً و لفظاً موجود ہو) یا مستنبط قرآن و حدیث سے نہو تو وہ امر اسی پر رد ہے"

مولانا عبدالحی رح مجموعہ فتاوی مین نقل کرتے ہین کہ فاضل عینی ابن حنفی شرح

اربعین نووی میں لکھتے ہیں "فان قلت قد اشتہر ان البدعۃ نوعان حسنۃ و سیئۃ
فکیف یکون کل بدعۃ ضلالۃ بلا تخصیص قلت المراد من البدعۃ فی الحدیث
البدعۃ الشرعیۃ وھی ما لیس لہ دلیل شرعی وکل ما فعلہ الشارع او امر بہ
فھو لیس ببدعۃ شرعیۃ" کہ اگر تم یہ کہو کہ مشہور یہ ہے کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں حسنہ و سیئہ
تو پھر ہر بدعت بلا تخصیص ضلالت کیونکر ہوگی؟ تو مجھ سے سنو! اس حدیث "وکل بدعۃ ضلالۃ"
میں بدعت سے مراد بدعت شرعیہ ہے۔ اور شرع میں بدعت وہ امر ہے جسکی کوئی دلیل شرعی نہ
اور جس امر کا فاعل یا آمر شارع ہو وہ بدعت شرعیہ نہیں ہے" اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ہدی ساری
مقدمہ فتح الباری میں لکھتے ہیں "قولہ من احدث حدثا ای فعل فعلا لا اصل لہ
فی الشرع" کہ من احدث سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا فعل کرے جسکی اصل شرع میں نہو (مجموعہ
فتاوی) اور فتح الباری میں ہے "والمراد بہا ما احدث ولیس لہ اصل فی الشرع تسمی فی عرف
الشرع بدعۃ وما کان لہ اصل فی الشرع فلیس ببدعۃ فالبدعۃ فی عرف الشرع مذمومۃ
بخلاف اللغۃ" کہ دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے اور شرع میں اسکی اصلیت نہو تو اسکا
نام عرف شرع میں بدعت ہے اور جسکی اصلیت موجود ہو وہ بدعت نہیں بدعت عرف شرعی میں مذموم ہے بخلاف لغت کے کہ محمود ہو
المقول میں ہے۔ قال الشافعی رح ما احدث وخالف کتابا او سنۃ او اجماعا او
اثرا فھو البدعۃ الضالۃ وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من ذلک
فھو البدعۃ المحمودۃ" اور ایسا ہی علامہ قسطلانی نے بھی لکھا ہے کہ امام شافعی صاحب
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دین میں جو نئی بات پیدا کرے۔ اور قرآن۔ یا حدیث

بخلاف لغت کے ۱۲

یا اجماع - یا اثر کے مخالف ہو وہ بدعت ضالہ ہے - اور جو کوئی بھلی بات ہو اور اسکے مخالف نہ ہو تو وہ بدعت محمودہ ہے (کشاف جلد اول) اور ایسا ہی قسطلانی نے ارشاد ساری میں لکھا ہے - چنانچہ اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح ہمیشہ ہوتے دیکھ کر نعم البدعۃ فرمایا تھا - اور جنگ یمامہ میں جب بہت سے حفاظ و قراء شہید ہوئے تو حضرت عمر نے جناب ابوبکر کو صلاح دی کہ قرآن جمع کیا جائے - حضرت ابوبکر نے کہا - میں کیسے ایسے کام کو جسے رسول خدا نے نہیں کیا ہو کیونکر کروں - تو حضرت فاروق نے فرمایا واللہ ھو خیر - یعنی یہ کام بہتر ہے - چنانچہ قرآن جمع ہوا - ملا علی قاری رح فرماتے ہیں "ای ہذا الجمع فی المصحف الکائن مصحفاً واحداً بدعۃ لکن لاجل الحفظ خیر محض" یعنی قرآن کا ایک مصحف میں جمع کرنا اگرچہ بدعت ہے لیکن چونکہ حفظ قرآن کے خیال سے ہے لہذا یہ خیر محض ہے - صاحب کشاف فرماتے ہیں کہ حاصل کلام یہ ہے کہ جو امر حادث موافق دلیل اربعہ کے ہو اور اس سے کوئی محذور شرعی لازم نہ آئے وہ بدعت حسنہ ہے اور جو مخالف ہو صریحاً یا التزاماً وہ بدعت سیئہ ہے - بدعت کے پانچ احکام ہیں - بعض بدعات واجب ہیں جیسے علم صرف، نحو و لغت و ادب وغیرہ کا تعلم و تعلیم کہ فہم قرآن و حدیث انہیں پر موقوف ہے - بعضے حرام جیسے مذاہب اہل بدع جبریہ و قدریہ وغیرہما - بعض مباح جیسے عمدہ کپڑے پہننا - اچھی غذا وغیرہ کھانا - بعض مکروہ جیسے نقش و نگار مساجد و مصاحف وغیرہ - اور بعض نے اسے مباح میں داخل کیا ہے - اور بعض مستحسن و مندوب ہیں جیسے مدرسے - مسافر خانہ وغیرہ بنانا و رکھنا -

نصرۃ المجتہدین میں ہے کہ سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں لکھتے ہیں "البدعۃ المذمومۃ ہو الحدث فی الدین من غیر ان یکون فی عہد الصحابۃ والتابعین ولا دل علیہ الدلیل الشرعی" یعنی بدعۃ مذمومہ وہ ہے جو دین میں پیدا ہوئی ہو۔ اور اسکا وجود نہ صحابہ نہ تابعین کے زمانے میں ہو اور نہ اسکی کوئی دلیل شرعی ہو" اور ایسا ہی مجالس الابرار وغیرہ میں ہے۔ مشکوۃ شریف میں مروی ہے کہ حضور پر نور سرور کائنات علیہ و آلہ الف الف صلوات وتحیات نے فرمایا کہ "من ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم الخ" یعنی جو شخص کسی بدعت ضلالت کا بانی ہو کہ جس سے خدا و رسول راضی ہو تو اسپر گناہ ہوگا الخ اس حدیث میں صریح قید بدعت ضلالت کی ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔ "کسیکہ بدعتی پیدا کند بدعت ضلالت کہ راضی نیست ازان خدا و رسول بخلاف بدعت حسنہ کہ دروے مصلحت دین و تقویت و ترویج آن باشد الخ"

"کتاب العہود والمواثیق" میں امام عبدالوہاب شعرانی رح بدعت کی بحث میں لکھتے ہیں "ودلیلنا قولہ صلے اللہ علیہ وسلم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا الی یوم القیامۃ فاباح لعلماء امتہ ان یبتدعوا کلما راوہ حسنا وسنوہا وجعل لہم الاجر باتباعہم واثاب من عمل بذلک" کہ ہماری دلیل (کہ کل بدعت ضلالت نہیں ہے) یہ ہے کہ حضور صلعم نے فرمایا کہ جس شخص نے کوئی طریقہ پسندیدہ جاری کیا۔ اور اسپر لوگوں نے عمل کیا تو اسکو اس طریقہ کے

جاری کریگا اور جتنے لوگ اسپر عمل کرینگے سب کا ثواب بلا اسکے کہ ان عمل کرنیوالے کے ثواب مین سے کچھ کمی ہو ملیگا (یہ حدیث صحیح مسلم مین مروی ہے) تو آنحضرت نے اپنی علماء امت کیلئے یہ مباح کیا کہ وہ جس امر کو بہتر اور معروف (اور قوم کے لئے مفید) دیکھین (اور مخالف شرع و اصول دین نہو) تو اوسے جاری کرین ۔ اور انکو اس ابتداع کا ثواب ملیگا اور جو اوس پر عمل کریگا اوسی ہی ثواب ملیگا ۔ اور آگے بعد کہتے ہین فانہ لو کان کل شیء ابتدعہ المسلمون یکون مذموما ولو فتح هذا الباب لردت اقوال المجتہدین فی جمیع ما استنبطوہ من الشریعۃ واستحبوہ لکونہ لم یصرح بہ الشریعۃ ولا قائل بذلک فان رسول اللہ صلعم اباح لامتہ ان یسنوا ما راوہ حسنا الخ کہ بیشک ہر وہ شی جسے مسلمانون نے ابتداع کیا ہو ۔ مذموم نہیں ہوسکتی ۔ اور اگر یہ باب کہولدیا جاسے تو پھر مجتہدین کے اقوال جسے اونہون نے شریعت سے استنباط کیا اور مستحب سمجہا ہے ۔ اور شریعت نے اسکی تصریح نہیں کی ہے ۔ اور نہ اس بارے مین کوئی قول وارد ہے ۔ سب مردود ہوجائین ۔ حالانکہ ایسا کوئی نہین کہتا ہے " اب مسلمانون کو مولود شریف کے کار خیر اور مستحسن و مستحب ہونے مین ہرگز کوئی شک نہونا چاہیے ۔

اب مین اس مضمون ایک حدیث شریف ۔ قول رسول صادق مصدوق علیہ الصلوۃ والسلام پر ختم کرتا ہون ۔ حضور ارشاد فرماتے ہین " ما راہ المومنون حسنا فہو عند اللہ " کہ جس امر کو مسلمانون نے مستحسن سمجہ لیا ۔ وہ خداوند جل جلالہ کے نزدیک بہی

بہتر و مستحسن ہے۔ تو جب ذکر میلاد شریف میں شرعًا کوئی قباحت و معذوری نہیں لازم آتا بلکہ مستحب ہی ثابت ہوتا ہی۔ اور پھر شرقًا و غربًا تمام دنیا کے مسلمانوں و عامہ متصوفین و محدثین بڑے بڑے علماء و فقہاء اور خاصکر علماے حرمین شریفین "نے مستحسن باعث ثواب و حسنات دارین اور موجب برکات کونین سمجھ لیا تو وہ باقتضاے فرمان نبوی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) خداے عزوجل کے نزدیک بھی کیوں بہتر اور بکار خیر نہوگا ضرور اور ضرور خدا کی نزدیک بھی مستحسن ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز الرحمن۔

ہاں ہندوستان کے موجودہ طریقۂ ذکر میلاد میں ذرا بے اعتدالی ضرور ہوتی ہے۔

مولود شریف میں ہر شخص کو ادب و تمیز سے حاضر ہونا اور باادب رہنا اور مولود خوان کو صحیح صحیح روایات خلوص سے پڑھنا۔ اور حاضرین کو جی لگا کر سننا اور صلوۃ و سلام پڑھنا چاہیے۔ وما علینا الا البلاغ۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ وصلی اللہ علی حبیبہ و رسولہ و آلہ و صحبہ و متبعہ و حزبہ و بارک و ترحم و سلم

الراقم

خادم قوم خاکسار "حسن" از پھلواری شریف

ضلع پٹنہ

۶۲۹۸۶

CALL No. ۲۹۷
ح۲۷م
ACC. No. ۶۲۹۸۶
AUTHOR حسن عباس، سید شاہ
TITLE استفسار ۱۳۳۳ھ

URDU STACK

ح۲۷م
۲۹۷
۶۲۹۸۶ ۱۹۰۵
۴
حسن عباس - سید شاہ
استفسار - ۱۳۳۳ھ

Date	No.	Date	No.

URDU STACK

MAULANA
AZAD
LIBRARY

ALIGARH
MUSLIM
UNIVERSITY

URDU STACK

-:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.